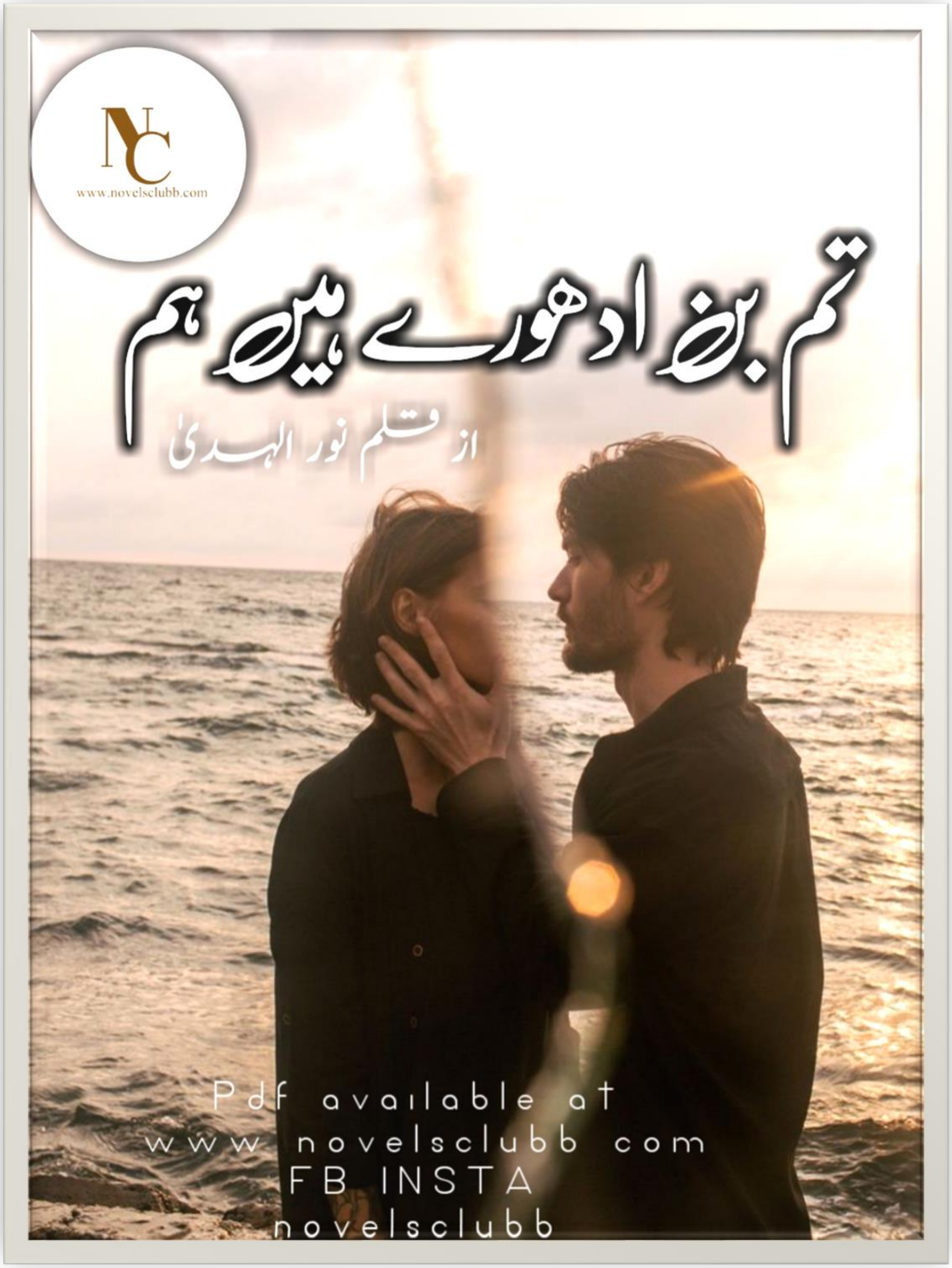
www.novelsclubb.com
تم بن ادھورے ہیں ہم
از قلم نور الہدیٰ
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

تم بن ادھورے ہیں ہم

از قلم

نور الہدیٰ

www.novelsclubb.com

"پانچ سال گزر گئے ہیں اسے گئے ہوئے مگر وہ اس دل میں ایسی بسی ہے کہ جا ہی نہیں رہی۔"

رات کے اس پہر وہ روز ہی اٹھ کر بالکنی میں آجاتا تھا۔ پھر اس کی سوچوں کا محور وہی ہوتی تھی۔

میں افنان جہانگیر اسے کھو کر خوش نہیں ہوں۔ کاش وہ میری زندگی میں آئی ہی نہ ہوتی۔"

بالکنی میں کھڑا وہ ماضی کے دروازے کھول رہا تھا۔

"تم کیوں فکر کر رہی ہو میں مام سے بات کروں گا نہ کل۔ وہ مان جائیں گی۔"

ریسٹورینٹ میں اس کے سامنے بیٹھی نشال رو دینے کو تھی۔

"وہ کبھی نہیں مانیں گی. میرے ڈیڈ کے ریجکشن کو انا کا مسئلہ بنالیا ہے انہوں نے۔

"

"ایسی بات نہیں ہے نشال! وہ بس تھوڑا ڈپریسڈ ہو گئی تھیں۔ میں بات کروں گا نہ ان سے۔"

افنان نے اسے سمجھایا۔ تبھی اس کا فون رنگ ہوا۔

"افنان جہانگیر سپیکنگ!"

اپنا تعارف کرواتا وہ دوسری جانب کی بات سننے لگا۔

"اب کہاں ہیں وہ؟" اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔

"میں آرہا ہوں۔"

فون بند کرتا وہ نشال کی جانب متوجہ ہوا۔

"مام بے ہوش ہو گئی تھی راستے میں۔ وہ کسی کے گھر پر ہیں مجھے جانا ہو گا انہیں لانے۔ تم ٹینشن مت لینا میں آج ہی بات کروں گا مام سے۔" اسے محبت سے تسلی دیتا وہ کھڑا ہوا۔

"تم جاؤ میں چلی جاؤں گی۔" اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتی وہ بولی تھی۔ وہ سر ہلاتا

وہاں سے چلا گیا۔

یونی میں ہوئی دوستی کب محبت میں بدلی ان دونوں کو معلوم ہی نہ ہو سکا۔یونی ختم ہوتی ہی افنان کو جیسے ہی جاب ملی اس نے اپنی مام عالیہ جہانگیر کو اپنی پسند سے آگاہ مگر جب وہ رشتہ لے کر نشال کے گھر گئیں تو اس کے والد احتشام کو دیکھ کر دنگ رہ گئی۔انہیں اپنا ماضی یاد آگیا کہ کیسے انہوں نے اس سے منگنی توڑ کر انہی کی دوست کے گھر رشتہ بھیج دیا تھا۔آج اتنے سالوں بعد وہ زخم پھر ہرا ہو گیا تھا۔وہ فوراوہاں سے اٹھ کر آ گئیں۔افنان نے بہت پوچھا ان سے مگر انہوں نے اسے وجہ نہ بتائی اور رشتے سے انکاری ہو گئیں۔نشال کے ذریعے اسے وجہ معلوم ہوئی تو اس نے ان سے دوبارہ بات کرنے کا سوچا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اس علاقے میں تھا جہاں سے اسے انجان لڑکی کی کال آئی تھی۔ وہ اتنے سارے گھر دیکھ کر کنفیوز ہو گیا۔اس نے موبائل نکال کر اسی نمبر پر دوبارہ کال کی جو دوسری بیل پر ریسیو ہوئی۔

"ایکچولی! مجھے آپ کا گھر نہیں مل رہا کیا آپ صحیح سے گائیڈ کر سکتی ہیں؟"

دوسری جانب کچھ کہے جانے پر اس نے سامنے دیکھا۔ تیسرے گھر میں سے ایک لڑکی باہر نکلی۔

"آپ یہاں آجائیں۔" اس لڑکی کے بلانے پر اس نے فون بند کیا اور اس گھر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔ لڑکی اسے لے کر گھر میں داخل ہو گئی۔

"بڑی امی! عالیہ آنٹی کے بیٹے آ گئے ہیں۔"

وہ لڑکی ایک روم میں چلی گئی۔ افنان نے پورے گھر کا جائزہ لیا۔ گھر زیادہ بڑا تو نہیں تھا مگر چھوٹا بھی نہیں تھا۔ بڑا سا صحن پھر دو قطار میں بنے چار کمرے اور کمروں کے باہر بنی راہداریاں۔ ایک سائیڈ پر سیڑھیاں جو سیکنڈ فلور تک جاتی تھی اوپر بھی شاید روم تھے۔ دروازے کے ایک جانب بنی کیاری جس میں گلاب کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ سرخ اینٹوں سے بنا فرش گھر کو خوبصورت بنا رہا تھا۔

"ارے بیٹا! یہاں کیوں کھڑے ہو اندر آؤ نہ۔"

نصرت جہاں اسے لیکر ایک روم میں چلی گئیں۔ وہ روم میں داخل ہوا تو عالیہ بیگم بیڈ پر لیٹی اسی لڑکی سے بات کر رہی تھی جو اسے گھر کے اندر لائی تھی۔

"مام!" افنان ان کے پاؤں پر پٹی بندھے دیکھ فوراً ان کی جانب آیا۔

"مام! یہ کیا ہوا ہے پاؤں کو؟"

"کچھ نہیں ہوا بس ہلکی سی موچ ہے۔ مارکیٹ میں پاؤں مڑ گیا تھا پھر بی پی لو ہو گیا تھا تو چکر آ گئے۔ وہاں عینی بیٹی مل گئی تو گھر لے آئی۔"

"آپ مجھے کال کر دیتیں میں فوراً آجاتا آپ کے پاس۔"

ان کا ہاتھ تھام کر وہ محبت اور پریشانی سے گویا ہوا۔

"میں ٹھیک ہوں افنان! بس اب گھر جانا چاہتی ہوں کیونکہ بہت پریشان کر دیا ہے میں نے انہیں۔"

عالیہ جہانگیر نے ہنستے ہوئے کہا تو عینی مسکرا دی۔ افنان انہیں لے کر گھر واپس آگیا۔ سارے راستے عالیہ بیگم اسے عینی کے بارے میں بتاتی رہیں۔ وہ خاموشی سے

سنتا رہا۔ان کو خوش دیکھ کر اس نے کل بات کرنے کا پلان بنایا۔رات کے کھانے پر بھی وہ گم سم سا تھا۔عالیہ بیگم کو عینی اپنی بہو کے روپ میں پسند آ گئی تھی۔ وہ جلد از جلد اسے افنان کی زندگی میں لانا چاہتی تھیں۔دو دن بعد بالآخر افنان ہمت جٹا کر آیا تھا ان سے اپنے اور نشال کے بارے میں بات کرنے مگر اس سے پہلے کہ وہ بات کرتے عالیہ بیگم نے عینی سے اپنی پسندیگی ظاہر کر دی۔

"مام! میں نشال کو پسند کرتا ہوں اور اسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

افنان نے کہا۔

"میرے جیتے جی وہ لڑکی میری بہو نہیں بن سکتی ہاں میرے مرنے کے بعد کے بعد کر لینا اس سے شادی۔"

عالیہ بیگم نے غصے سے کہا۔جہانگیر صاحب کے مرنے کے بعد پندرہ سال تک انہوں نے لوگوں کی نظروں کا سامنا کرتے اس کی پرورش کی تھی۔ کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی تھی اور اب جب وہ کچھ بن گیا تھا تو اس کی زندگی کا ایک فیصلہ

بھی وہ نہیں کر سکتی تھیں۔انہوں نے دکھ سے سوچا پھر آنکھ میں آیا آنسو صاف کرتی صوفے سے اٹھ گئیں۔افنان بس چپ چاپ انہیں جاتا دیکھ رہا تھا۔فون کی آواز پر اس کا تخیل ٹوٹا۔عالیہ بیگم اپنا فون یہیں چھوڑ گئیں تھیں۔اس نے فون دیکھا تو عینی کالنگ لکھا نظر آرہا تھا۔غصے سے اس نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"یہ لڑکی میری ماں کو اپنی طرف کر رہی ہے۔"

"تمھیں شرم نہیں آتی ایسے انجان لوگوں کو فون کر کر تنگ کرتے ہوئے۔"

اس سے پہلے وہ مزید بولتا فون کٹ ہو گیا۔فون کو گھورتا وہ اسے وہیں پھینک کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

ایک ہفتے سے وہ نشال کو بھی اگنور کر رہا تھا۔گھر بھی دیر سے جاتا تھا۔رات کو دس بجے جب وہ گھر لوٹا تو گھر میں کوئی نہ تھا۔اس نے عالیہ بیگم کا کمرہ چیک کیا مگر وہاں بھی کوئی نہ تھا۔وہ پریشان ہو گیا۔عالیہ بیگم کو فون کرنے کے لیے موبائل نکالا تو انجان نمبر سے بارہ مسڈ کال دیکھ کر مزید پریشان ہو گیا۔اس نے اس نمبر پر فون

کیا۔

"شکر ہے آپ نے کال کی۔ آنٹی ہاسپٹل میں ہیں میں ایڈریس سینڈ کرتی ہوں آپ جلدی سے آجائیں۔"

عینی کی بات سنتا وہ فوراً ہاسپٹل کے لئے نکلا۔

"کہاں ہیں مام؟"

وہ اسے ریسپشن پر ہی مل گئی تھی اس نے بے صبری سے پوچھا۔

"وہ ٹھیک ہیں ڈاکٹر انہیں روم میں شفٹ کرنے لگے ہیں۔"

"میم! آپ کا بل۔" ریسپشن پر بیٹھی لڑکی نے اس کی جانب بل بڑھایا جو افنان نے پکڑ لیا۔

"مجھ پر احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

غصے سے اسے کہتا وہ بل پے کرنے لگا۔

"مام کی یہ حالت کیسے ہوئی؟"

اس نے مڑ کر پوچھا۔

"ڈاکٹر کہہ رہے تھے انہوں نے کسی بات کی ٹینشن لی ہے بہت زیادہ اس وجہ سے ان کی یہ حالت ہوئی۔"

عینی نے دھیمی آواز میں اسے بتایا۔

"تم میرے گھر پر کیا کر رہی تھیں؟" اس نے اگلا سوال کیا۔

"آنٹی نے بلایا تھا مجھے مگر جب میں وہاں پہنچی تو یہ بے ہوش تھیں۔"

عینی نے لہجے کو مزید دھیما کیا۔

"میں ہوں اپنی مام کے پاس تم جا سکتی ہو اب۔"

اسے کہتا وہ ایک کاریڈور کی جانب مڑ گیا۔ عینی نے تاسف سے سر ہلایا پھر ہاسپٹل سے باہر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔ وہ اسے جانے کا کہہ چکا تھا تو اب رکنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

****

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے جو سوچا نہیں تھا وہ ہو گیا تھا۔اسے یہ تو معلوم تھا جلد ہی اس کی شادی ہو جائے گی مگر اتنی جلدی ہو جائے گی یہ پتہ نہ تھا۔ محض ایک ہفتہ اس کی زندگی میں اتنی بڑی تبدیلی لے آیا۔آج وہ رخصت ہو کر آگئی تھی۔آج وہ عینی ابتسام سے عینی افنان جہانگیر بن گئی تھی۔عالیہ جہانگیر اسے افنان کے روم میں بیٹھا کر چلی گئی تھیں۔وہ خاموشی سے بیٹھی ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔کچھ دیر بعد روم کا دروازہ کھلا اور افنان اندر داخل ہوا۔عینی نے سر کو مزید جھکا لیا۔افنان اسکی جانب دیکھتا تیزی سے بیڈ کی جانب آیا اور اس کا ہاتھ سختی سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"تم سے زیادہ مکار لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔اپنی دولت کی بھوک کے لیے تم نے میری محبت کو مجھ سے دور کر دیا۔"

وہ بولا نہیں تھا دھاڑا تھا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میں نے کچھ نہیں کیا۔"

عینی نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"سخت نفرت ہے مجھے ان مگرمچھ کے آنسوؤں سے۔"

افنان نے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا۔وہ فرش پر گری تھی۔

"یہ ہے تمہاری حیثیت میری زندگی میں۔تمہاری زندگی کو عذاب نہ بنادیا تو میرا نام بھی افنان جہانگیر نہیں۔"

اسے ٹھوکر مارتا وہ اپنے کپڑے لے کر واش روم میں چلا گیا۔عینی بس یہ سوچ رہی تھی اسے جرم کی سزا مل رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

****

صبح اس کی آنکھ کھلی تو عینی کو فرش پر سوتا دیکھ اس کو تو ذرا رحم آیا۔وہ اٹھ کر واش روم چلا گیا جاتے جاتے کھٹکا کرنا نہیں بھولا تھا۔دروازے کے بند ہونے کی آواز پر عینی کی آنکھ کھلی۔آنکھیں ملتی وہ اٹھ کر بیٹھی تو درد کی لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔اس نے ذہن پر زور دے کر رات والا واقعہ یاد کیا۔اس کے دماغ میں کل رات افنان کی

کہی باتیں گھوم گئیں۔

"تم جیسی لڑکی سے میں صرف نفرت کا تعلق رکھ سکتا ہوں۔ میری ماں کو ہتھیار بنا کر میری زندگی میں آئی ہو نہ تو انہی کی خدمت کرنا۔ میرے ہوتے ہوئے میرے روم میں نظر بھی مت آنا۔ سمجھی تم؟" اس کا منہ دبوچ کر ایک ایک لفظ کہتا وہ اسے فرش پر ہی دھکا دے کر چلا گیا۔

"مجھے نیند آرہی تمہارے یہ بناؤ سنگھار کی جو یہ آوازیں ہیں یہ مجھے سنائی نہ دیں اب۔"

اس کی چوڑی اور پائل کو تنقید کا نشانہ بناتا وہ بولا تھا۔

وہ رات کو فرش پر ہی سو گئی تھی۔ فرش پر سونے کی وجہ سے اس کا جسم درد کر رہا تھا۔

"بڑی امی! آپ نے تو کہا تھا میری زندگی میں اب سب اچھا ہو گا۔ دیکھیں نہ میں پہلے بھی الزاموں کی زد میں تھی اور اب بھی۔ کچھ بھی تو نہیں بدلا۔"

اس نے عصمت جہاں سے شکوہ کیا جن کے کہنے پر وہ افنان سے شادی کے لیے راضی ہوئی تھی۔وہ آہستہ آہستہ اپنی جیولری اتارنے لگی۔اسے اب رونا نہیں آتا تھا۔رونا تو وہ پہلے ہی چھوڑ چکی تھی۔اس نے خاموش رہنا سیکھ لیا تھا۔

افنان واش روم سے نکل کر ڈریسنگ ٹیبل کے آگے آیا اور اپنے بال سیٹ کرتا ایک نظر اس پر ڈال کر روم سے باہر جانے لگا پھر پلٹ کر واپس آیا اور دراز سے ایک ڈبی نکال کر اسکی گود میں پھینکی۔یہی وجہ ہے نہ شادی کی،دولت،آسائشیں۔اسی لیے میری ماں کو بے وقوف بنایا ہے نہ مگر میں بے وقوف نہیں ہوں۔ تمہیں میری طرف سے صرف نفرت ملے گی نفرت۔"

ایک بار پھر وہ اس کے دل کو زخمی کرتا جا چکا تھا۔اس نے اپنے بیگ سے ایک سوٹ لیا اور اپنی جیولری بیگ میں رکھ کر واش روم میں چلی گئی۔

****

"ولیمہ اچھے سے ہو گیا تھا۔افنان بھی چہرے پر مسکراہٹ سجائے رہا تھا۔لیکن جب

اس کی نظر نشال پر پڑی تو اس نے رخ پھیر لیا۔ عینی پر نظر پڑتے ہی اس نے غصے کو کنڑول کیا۔ ایک جانب ناپسندیدہ بیوی تھی تو دوسری جانب محبت جو اتنی بڑی غلطی کر چکی تھی۔ وہ اسٹیج سے اٹھ ہال سے باہر آ گیا۔

"کیا اتنا آسان تھا تمہارے لیے موو آن کرنا۔ میں جانتی ہوں اس دن میں نے غلطی کی آنٹی کے ساتھ بد تمیزی نہیں کرنی چاہیئے تھی مجھے مگر تمہیں لے کر انسیکیور ہو گئی تھی۔ مجھے لگا میں تمہیں کھو دوں گی۔ کھو تو میں اب بھی چکی ہوں۔"

وہ ایک آگے آئی اور اس کا گریبان پکڑ لیا۔

"کیوں کیا ایسا میرے ساتھ میں نے معافی مانگی تھی نہ۔ پھر بھی تم نے مجھے اپنی زندگی سے نکال دیا۔ اس کے لیے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔" وہ روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔ گھر آ کر اس نے اپنا غصہ عینی پر نکالا۔

زندگی معمول کے مطابق چل پڑی تھی۔ افنان اپنی جاب میں بزی ہو گیا تھا عینی پر دھیان ہی نہ دیتا تھا۔ مگر اپنا غصہ اور فرسٹریشن عینی پر ہی نکالتا تھا۔ دو ہفتوں میں وہ

اس کا ایک بار ہاتھ جلا چکا تھا اور دو بار اس پر ہاتھ اٹھا چکا تھا۔نشال سے وہ دوبارہ ملنے لگا تھا بقول اس کے وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا تھا۔عینی سارا دن عالیہ جہانگیر کے ساتھ رہتی تھی۔ان کی صحت دن بدن گرتی جا رہی تھی۔وہ ان کا خیال رکھتی تھی۔اس نے عالیہ جہانگیر کو کہہ کر اپنے لیے اسٹور روم کو صاف کروالیا تھا۔بظاہر وہ اسے اسٹڈی بنا چکی تھی لیکن صرف وہ ہی جانتی تھی کہ وہ اس روم کو اپنے لیے استعمال کرتی تھی۔وہ عالیہ بیگم کی کچھ چیزیں لانے مارکیٹ جا رہی تھی۔افنان سے اجازت لینے روم میں آئی تو وہ کہیں جانے کے لیے ریڈی ہو رہا تھا۔

"وہ مجھے مارکیٹ جانا ہے تو۔۔۔۔۔۔۔"

"کتنی بار کہا ہے میرے سامنے مت آیا کرو۔"اس نے غصے سے برش پٹکا۔

"مارکیٹ جانا تھا ماما کی کچھ چیزیں لینی تھیں اس لیے۔۔۔"

اپنے والٹ سے پانچ ہزار کے دو نوٹ نکال اس کے منہ پر مارتا وہ روم سے نکل گیا۔

عینی نے نیچے سے نوٹ اٹھائے اور تکیے کے نیچے رکھ دیئے۔

"پیسے نہیں چاہیئے تھے اجازت چاہیئے تھی۔"

آہستہ سے شکوہ کرتی وہ روم سے نکل گئی۔وہ ایک دوکان سے شال خرید کر باہر آئی تو کسی سے ٹکرا گئی۔

"آئی ایم سوسوری میں نے دیکھا نہیں آپ کو۔"عینی نے فورا معزرت کی اور نیچے گرا اپنا اور اس کا بیگ اٹھانے لگی۔

"کس کس بات کے لیے معافی مانگو گی۔میرا سب کچھ تو چھین لیا ہے تم نے۔"

نشال کی بات پر اس نے بات پر اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا مجھے نہیں جانتی۔"

اس نے طنزیہ پوچھا۔عینی نے نہ میں سر ہلایا۔

"تمہارے شوہر کی محبت ہوں میں۔"

نشال کی بات پر اس نے حیرانی سے اسے دیکھا پھر خود کو سنبھالتی بولی۔

"ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟"

نشال ہاں میں سر ہلاتی اس کے ساتھ مال میں بنے ریسٹورینٹ میں آگئی۔

"اگر وہ آپ سے محبت کرتے ہیں تو انہیں مجھ سے شادی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔"

عینی نے نشال سے سوال کیا تو نشال نے عالیہ بیگم کے اس کو ناپسند کرنے سے لے کر

اس کی شادی تک کا سارا احوال بتا دیا۔

"میں نے کبھی ان سے شادی کی خواہش نہیں کی تھی۔ اگر وہ ایک بار مجھے بتا دیتے

کہ وہ مجبوری میں شادی کر رہے ہیں تو میں کبھی ان کی زندگی کا حصہ نہیں بنتی۔ میں

خود مام سے بات کرتی آپ کے لیے۔"

"افنان تمہارے ساتھ خوش نہیں ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔"

نشال نے عام لہجے میں کہا۔

"اگر وہ آپ سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مام کو

بھی میں منا لوں گی۔"

عینی کی بات پر اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

"تمہیں فرق نہیں پڑے گا اپنے شوہر کی دوسری شادی سے؟"

نشال نے سوال کیا۔

"فرق وہاں پڑتا ہے جہاں محبت ہو۔وہ تو نفرت کرتے ہیں مجھ سے۔"

عینی نے افسردگی سے کہا۔

"اور تم؟" نشال نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔

"میاں بیوی کے رشتے میں محبت سے زیادہ عزت ہونی چاہیئے۔انہوں نے تو مجھے عزت کے قابل بھی نہیں سمجھا لیکن شوہر ہونے کے ناتے میں ان کی عزت ضرور کرتی ہوں مگر مجھے ان سے محبت نہیں ہے۔"

عینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کچھ وقت دے دیں مام کی طبیعت آج کل خراب رہنے لگی ہے۔وہ کچھ سنبھل جائیں پھر میں انہیں منالوں گی۔"

عینی نے مسکرا کر کہا تو نشال اس کے گلے لگ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

"عینی بیٹا! تمہارے ڈیڈ کا فون آیا تھا وہ تمہارے لیے شادی کا تحفہ بھیجنا چاہ رہے تھے۔"

وہ عالیہ بیگم کے روم سے ابھی آئی تھی تبھی اس کا فون رنگ ہوا۔ نصرت جہاں کا نمبر دیکھ کر اس نے مسکرا کر فون پک اپ کیا۔ حال چال پوچھنے کے بعد نصرت جہاں نے اسے بتایا۔

"بڑی امی مجھ ان سے کچھ نہیں چاہیئے۔ میں نے جیسے پہلے انڈیپنڈنٹ رہ کر زندگی گزاری ہے اب بھی گزار دوں گی۔ ان کی دکھاوے کی محبت نہیں چاہیئے مجھے۔"

"عینی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بیٹا! اپنے باپ سے اتنی بدگمانی اچھی نہیں ہے۔"

نصرت جہاں نے اسے سمجھانا چاہا۔

"اسے حقیقت تسلیم کرنا کہتے ہیں بڑی امی! اور میں تسلیم کر چکی ہوں میرے ڈیڈ

صرف تب تک میرے ڈیڈ تھے جب تک ماما زندہ تھی۔اس کے بعد تو وہ شازمہ کے شوہر ہیں، رومان کے ڈیڈ ہیں میرے کچھ نہیں۔"

اپنا لہجہ بھیگتے دیکھ اس اللہ حافظ کہہ کر فون بند کر دیا۔کچھ دیر وہ کمرے کے باہر کھڑی خود کو نارمل کرتی رہی۔پھر کچن کی جانب قدم بڑھا دیئے۔اسے کچن کی پاس دیکھ افنان جو گھر میں داخل ہوا تھا فوراً اس کے پاس آیا۔

"کیا کہا ہے تم نے نشال کو؟میں نے تمہیں عزت نہیں دی۔یہ جو اس گھر میں رہنے کی جگہ دی ہے۔تمہیں ہر جگہ گھومنے کی اجازت دی ہے۔اس سے زیادہ کیا چاہیئے تمہیں۔"

"مجھے درد ہو رہا ہے۔"

وہ غصے سے اس کی کلائی دبوچے ایک ایک لفظ چبا کر بول رہا تھا جب عینی نے کہا۔

"تمہاری چکنی چپڑی باتوں سے صرف مام اور نشال ہی متاثر ہو سکتی ہیں میں نہیں۔"

www.novelsclubb.com

ایک جھٹکے سے اس کی کلائی چھوڑتا وہ غرایا تھا۔

"میں نے نشال سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا ضرور کروں گی۔"

عینی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا! تو تم میری اور اس کی شادی کرواؤ گی۔ تمہارا کیا جسے اپنے سامنے دیکھ کر مجھے وحشت ہوتی ہے۔"

افنان نے طنزیہ پوچھا۔

"جس دن آپ اور نشال ایک ہو گئے میں آپ کی زندگی سے نکل جاؤں گی۔"

عینی نے کہا اور کچن کے اندر چلی گئی جب کہ افنان وہیں گم سم سا کھڑا رہ گیا۔

****

"مام! آپ سے ایک بات پوچھوں؟"

عینی نے عالیہ جہانگیر کے بال باندھتے ہوئے کہا۔

"کیا پوچھنا چاہتی ہو؟"

انہوں نے اسے محبت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو نشال کیوں پسند نہیں تھی؟"

اس کے سوال پر جہاں عالیہ جہانگیر چونکی تھی وہیں کمرے کے باہر کھڑا افنان بھی رک گیا تھا۔

"نشال کے بارے میں جان گئی ہو تو وجہ بھی جانتی ہی ہو گی۔"

عالیہ بیگم نے رخ موڑ کر کہا۔

"اس کے ڈیڈ نے جو کیا وہ آپ کے حق میں بہتر تھا۔ آپ کو جہانگیر انکل جیسے شوہر ملے۔ کیا آپ کسی اور کے اتنی خوش رہ پاتی جتنا آپ جہانگیر انکل کے ساتھ رہی۔"

عینی نے ان سے پوچھا۔ وہ شرمندہ ہو گئی۔ انہوں نے سچ میں اس طرح تو سوچا ہی نہیں تھا۔ اگر سوچ لیتی تو شاید وہ احتشام کو بہت پہلے معاف کر چکی ہوتیں۔

"پر بیٹا! اب کچھ نہیں ہو سکتا تمہاری شادی ہو چکی ہے افنان سے۔"

"مام! آپ نشال کو لے آئیں اس گھر میں۔" عینی نے کہا تو انہوں نے حیران ہوتے

اسے دیکھا۔

"تم جانتی ہو کیا کہہ رہی ہو؟"

"مام! آپ کا بیٹا خوش نہیں ہے۔اسے خوشی بس نشال کا ساتھ ہی دے سکتا ہے۔

پلیز مان جائیں۔وہ بہت اچھی لڑکی ہے میں ملی ہوں اس سے۔"

عینی نے ان کا ہاتھ پکڑ کر التجا کی۔

"ٹھیک ہے لیکن میری پہلی بہو تم ہی رہو گی۔"

ان کی ہاں پر وہ خوش ہوتی ان کے گلے لگ گئی۔باہر کھڑا افنان شرمندہ سا واپس

لوٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

****

افنان بے چینی سے روم میں چکر کاٹ رہا تھا۔اب تک اس نے جو برتاؤ عینی کے

ساتھ کیا تھا اسے شرمندگی ہو رہی تھی۔اس کا فون رنگ ہوا تو اس کا تخیل ٹوٹا۔

نشال کی کال تھی۔اس نے کال پک اپ کی تو نشال کی خوشی سے بھرپور آواز اسے

سنائی دی۔

"افنان! آنٹی مان گئی ہماری شادی کے لیے۔ تمہیں پتہ عینی نے مجھے بتایا کہ اس نے آنٹی سے بات کی اور وہ مان گئیں۔ میں نے ڈیڈ سے بھی بات کر لی ہے، انہیں کوئی اعتراض نہیں ہماری شادی پر۔ بس اب تم جلدی سے آنٹی کے ساتھ گھر پر آ جاؤ رشتے کی بات کرنے۔"

نشال نان سٹاپ شروع ہو چکی تھی۔

"ماں کی طبیعت سنبھل جائے تو میں ان کے ساتھ آؤں گا تمہارے گھر اور اس بار سب اچھا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

نشال کی آواز سنتے ہی تھوڑی دیر پہلے والی شرمندگی اب ختم ہو چکی یاد تھا تو بس یہ کہ اس کی محبت اس کی ہونی جا رہی ہے۔

"مجھے عینی کا شکریہ ادا کرنا تھا۔ جانتے ہو وہ اتنی خوش تھی مجھے بتاتے ہوئے کہ آنٹی مان گئی ہیں۔ ایک پل کو تو لگا کہ وہ تمہاری بیوی نہیں میری بہن ہے جو میری خوشی

کے لیے آنٹی سے بات کر رہی ہے۔"

نشال کی بات پر وہ کچھ پل خاموش ہو گیا۔

"افنان! ایک بات پوچھوں؟"

"پوچھو!" نشال کے اچانک پوچھنے پر وہ بولا۔

"وہ اتنی اچھی ہے۔ خوبصورت بھی ہے تمہیں اس سے محبت نہیں ہوئی؟"

"کیسا عجیب سوال کر رہی ہو۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں تو وہ کیسی بھی ہو مجھے اس سے محبت نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔"

افنان نے چڑتے ہوئے کہا۔

"میں مام کے پاس جا رہا ہوں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔"

فون بند کرتا وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔ دماغ پھر سے عینی کو سوچ رہا تھا۔

****

"اسلام علیکم!" فون ریسیو کرتے ہی عینی نے سلام کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں الحمداللہ بالکل ٹھیک ہوں تم سناؤ اتنی اردو سیکھ لی نیا ٹیوٹر کون ہے؟"

عینی نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔افنان اپنے روم سے نکلا تو اسے ہنستے ہوئے کسی سے بات کرتا دیکھ وہیں رک گیا۔پہلی بار اس نے اسے ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔

"ارے واہ تو جان نے فائنلی شادی کا فیصلہ لے ہی لیا۔"

دوسری جانب کی بات سن کر اس نے مزید چھیڑا۔

"اچھا نہ اب نہیں کہتی۔ہاں تو ابراہیم! بتاؤ کب کر رہے ہو شادی؟"

افنان اسے کسی لڑکے سے بات کرتا سن کر حیران ہوا۔اس کی تائی کا تو کوئی بیٹا ہی نہیں تھا بس دو بیٹیاں تھی جن سے وہ ایک بار ہی ملا تھا۔وہ وہیں رک کر سننے لگا۔

"کیوں میں کیوں نہیں آؤں گی۔میرے بھائی کی شادی ہو میں شریک نہ ہوں ایسا ہو سکتا ہے؟"

اس کے مان بھرے لہجے پر دوسری جانب کچھ کہا گیا تو اس کی مسکراہٹ تھم گئی۔

"وہ کیوں آئے تھے تم سے ملنے؟ پہلے جو وہ کر چکے ہیں وہ کم تھا؟"

اس نے غصے سے کہا۔اس کے بدلتے لہجے پر افنان بھی حیران ہوا۔

"میں جانتی ہوں وہ میرے ڈیڈ ہیں مگر میرے کردار پر الزام لگانے والے بھی تو وہی ہیں۔اگر صرف سبین ماما مجھ پر الزام لگاتی تو میں برداشت کر لیتی وہ شروع سے ہی مجھے پسند نہیں کرتی تھیں لیکن ڈیڈ وہ کیا مجھے نہیں جانتے تھے؟"اس نے آنکھ میں آیا آنسو بے دردی سے صاف کیا۔

"جہاں آپ کی عزت نہ ہو آپ کا وجود کوئی معنی نہ رکھتا ہو وہاں نہیں رہنا چاہیئے اور تم جانتے ہو میں بھی ایسی ہی ہوں۔میں کبھی اس گھر میں نہیں جاؤں گی۔جہاں تک رہی معافی کی بات تو میں نے معاف کر دیا انہیں۔"

اس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔وہ تیزی سے اسٹور روم کی جانب بڑھ گئی۔افنان وہیں سن کھڑا رہ گیا۔

"*******

"ڈیڈ!آج افنان آرہا ہے عالیہ آنٹی کے ساتھ۔"

ناشتے کی ٹیبل پر نشال نے گلاس میں جوس ڈالتے ہوئے اسے بتایا۔

"کتنے بجے تک آئیں گے وہ لوگ؟" احتشام صاحب نے بریڈ سلائس پر مکھن لگاتے ہوئے پوچھا۔

"شام میں آئیں گے۔"

نشال نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"بیٹا! ابھی بھی سوچ لو وہ شادی شدہ ہے۔اس کی بیوی ابھی تو اتنا بڑا ظرف دیکھا رہی ہے مگر بعد میں تمہیں پریشانی نہ ہو۔"

احتشام صاحب نے فکر مند لہجے میں کہا۔

"ڈیڈ! وہ بہت اچھی ہے میں رہ لوں گی اس کے ساتھ۔آپ فکر نہ کریں۔"

نشال کے چہرے پر خوشی دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے۔

****

"یہ کیا یہ پہن کر جائیں گی آپ؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عینی نے روم میں داخل ہو کر بیڈ پر رکھے عالیہ بیگم کے سوٹ کو اٹھاتے ہوئے پوچھا۔عالیہ بیگم اور افنان جو عالیہ بیگم سے بات کرنے آیا تھا،نے بیک وقت اس کی جانب دیکھا۔وہ ڈریس واپس کپ بورڈ میں رکھ کر ایک بلیو ڈریس نکال کر لائی۔

"یہ اچھا ہے۔"خود ہی ڈریس کی تعریف کرتی وہ مسکرائی تھی۔

"اس میں کیا خرابی تھی؟"عالیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کو آج اتنا خوبصورت لگنا ہے کہ احتشام انکل کو سالوں پہلے لیے اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہو۔"رازداری سے ان کے کان میں بولتی وہ ان کے ہاتھ میں ڈریس دے چکی تھی۔وہ مسکرائی تھی مگر دکھی بھی تھی۔وہ عینی کے لیے کچھ نہیں کر پائیں تھی۔وہ ڈریس لے کر تیار ہونے چلی گئیں۔عینی روم سے جانے لگی تو افنان نے اسے پکارا۔

"جی!"

اس نے رک کر پوچھا۔پچھلے ایک ہفتے سے افنان اس سے بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن

نہیں کر پایا۔وہ رات کو بھی بہت بار اس کے روم کی جانب گیا مگر اندر نہ جا پایا اور واپس لوٹ آیا۔اب اس نے بات کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے اسے پکارا تھا۔

"وہ۔۔۔۔۔میں۔۔ تمہیں۔" وہ سوچتا ہوا بولنے لگا۔عینی اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"تھینک یو کی ضرورت نہیں۔اگر آپ مجھے یہ سب پہلے ہی بتا دیتے تو شاید اتنے دن آپ کو میرا وجود برداشت نہ کرنا پڑتا۔دیر آئے درست آئے۔آپ کو آپ کی خوشیاں مبارک ہوں۔"

وہ کہہ کر روم سے نکل گئی۔افنان مزید شرمندہ ہو گیا۔

ایک گھنٹے بعد وہ تیار ہو کر عالیہ بیگم کے ساتھ نشال کے گھر جانے کے لیے نکل گیا۔عینی کو ساتھ آنے سے عالیہ بیگم نے منع کیا تھا۔وہ اس کے سامنے بات نہ کر پاتیں وہ اس سے شرمندہ تھی۔

افنان خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔عالیہ بیگم نے بھی اس خاموشی کو نوٹ کیا تھا۔

"اتنا خاموش کیوں ہو بیٹا!"

انہوں نے پوچھا تو وہ مسکرایا۔

"کچھ سوچ رہا تھا۔" افنان نے کہا۔

"کیا سوچ رہے تھے اتنا سنجیدہ ہو کر؟"

عالیہ بیگم نے اس سے پوچھا۔

"عینی اپنے ڈیڈ سے کیوں ناراض ہے؟"

اس نے ڈائریکٹ سوال کیا۔

"یہ تم عینی سے ہی پوچھ لینا مگر یہ بتانا چاہتی ہوں کہ وہ کوئی غریب لڑکی نہیں ہے ۔نیویارک میں پلی بڑھی ہے۔ تم نے اس سے کہا تھا نہ کہ اس نے دولت کے لیے تم سے شادی کی ہے بیٹا! اسے دولت کی کمی نہیں ہے وہ گھر بیٹھے ہی تم سے زیادہ کماتی ہے۔ باقی تم اس سے خود پوچھ لینا۔"

عالیہ بیگم نے کہہ کر رخ موڑ لیا۔ افنان حیران سا سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا جب

ایک کار بے قابو ہوتی ان کی کار سے ٹکرائی۔

****

"عینی! افنان اور آنٹی کیسے ہیں اب؟"

نشال ہاسپٹل پہنچ کر بھاگتی ہوئی عینی کے پاس آئی تھی۔ عینی جو کب سے اپنے آنسو ضبط کیے کھڑی تھی اس کے گلے لگ کر رونے لگی۔

"مام چلی گئیں نشال!"

اس نے روتے ہوئے بتایا تو نشال کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھر گئیں۔ احتشام صاحب جو نشال کے ساتھ آئے تھے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر عینی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

"عینی افنان کیسا ہے؟"

نشال نے ان چاہے خوف کے زیر اثر پوچھا۔ اس سے پہلے عینی کچھ بولتی آپریشن تھیٹر سے ڈاکٹر باہر آیا۔ وہ دونوں ان کی جانب بڑھی۔

"ڈاکٹر! افنان ؟"نشال نے بے چینی کے ساتھ پوچھا۔

"ہی از فائن ناؤ بٹ۔۔۔۔۔"

"لیکن کیا ڈاکٹر ؟"احتشام صاحب نے پوچھا۔

"ان کی ریڑھ کی ہڈی ڈیمج ہوئی ہے وہ چل نہیں پائیں گے لیکن ایسا نہیں ہے کہ وہ کبھی چل نہیں سکتے۔ہم ان کا پراپر ٹریٹمنٹ کریں گے انشااللہ وہ جلد ہی اپنے پاؤں پر چل سکیں گے۔"

ڈاکٹر نے کہا۔

"میں مل سکتی ہوں ان سے؟"

عینی کے بولنے سے پہلے ہی نشال بول پڑی تو وہ خاموش ہو گئ۔

"نہیں! آپ ابھی ان سے نہیں مل سکتیں ہم انہیں وارڈ میں شفٹ کر دیں پھر مل لیجیئے گا۔"

ڈاکٹر کہہ کر چلا گیا۔نشال عینی کے گلے لگ کر رونے لگی۔عینی اسے تسلی دے رہی

تھی اور خود پر بند باندھا ہوا تھا۔

****

"آپ کو حوصلہ کرنا پڑے گا۔ان کی زندگی ہی اتنی تھی آپ۔۔۔۔۔"

"چپ ہو جاؤ تم۔سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔میں شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا تمہاری۔چلی جاؤ تم۔"

عینی جو کب سے خاموش لیٹے افنان کو سمجھا رہی تھی افنان کے غصے سے بولنے کی وجہ سے خاموشی سے کمرے سے نکل گئی۔

عالیہ جہانگیر کو گزرے دس دن ہو چکے تھے۔افنان بھی ڈسچارج ہو چکا تھا مگر ویل چیئر کے سہارے ہی موو کر پاتا تھا۔نشال روز آتی تھی اس سے ملنے اس سے باتیں کرتی تھیں اسے حوصلہ دیتی تھی۔عینی اس کے روم میں ہی شفٹ ہو گئی تھی۔اس کا ہر طرح سے خیال رکھ رہی تھی۔افنان جب جب عالیہ جہانگیر کو یاد کرتا اسے یاد آجاتا کہ کار وہ چلا رہا تھا۔اس کی ماں اس کی وجہ سے اس کے ساتھ نہیں ہے۔اپنا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گلٹ ختم کرنے کے لیے وہ عینی پر چلاتا تھا مگر آج پہلی بار وہ اس کے چلانے پر روم سے گئی تھی ورنہ وہیں کھڑی رہتی تھی۔اس کے جانے کے پانچ منٹ بعد ہی افنان کو بے چینی ہونا شروع ہو گئی۔وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگا تبھی نشال روم میں داخل ہوئی۔

"کچھ چاہیئے افنان ؟"نشال جلدی سے اس کے پاس آئی اور پوچھا۔

"نہیں !وہ بس عینی۔۔۔۔۔"

اس نے بات ادھوری چھوڑی۔

"اوہو !عینی کچن میں ہے وہ کہہ رہی تھی تمہارے لیے کھیر بنائے گی جیسے آنٹی بناتی تھی۔"

وہ مسکرا کر کہتی اس کے سامنے بیٹھی۔

"میں نے پھر ڈانٹ دیا اسے آج۔"

افنان نے شرمندگی سے اسے بتایا۔

"افنان! کیوں کرتے ہو ایسا، وہ بہت ہرٹ ہوئی ہوگی۔"

نشال اٹھ کر جانے لگی تو اس نے اس کو روکا۔

"مجھے باہر جانا ہے۔"

نشال نے اس کو سہارا دے کر ویل چیئر پر بیٹھایا پھر باہر لے آئی۔ عینی اسے کچن سے نکلتی دیکھائی دی۔ وہ فون پر کسی سے بات کر رہی تھی۔ وہ بات کرتی کرتی اسٹور روم کی جانب چلی گئی۔ افنان کی نظروں نے اس کے کمرے میں داخل ہونے تک اس کا پیچھا کیا۔

نشال اسے لان میں لے آئی۔

"افنان! مجھے کچھ دن کے لیے دبئی جانا پڑے گا۔ میری پھوپھو کی طبیعت تھوڑی خراب ہے پھر ڈیڈ کو ایک میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے اس لیے ڈیڈ چاہتے ہیں میں ان کے ساتھ ہی جاؤں۔ مام تو پہلے ہی چلی گئی ہیں مجھے بھی آج جانا ہوگا۔ لیکن میں نیکسٹ ویک تک آجاؤں گی۔" نشال افنان کو خاموش دیکھ کر جلدی سے بولی تھی۔

"تم چلی جاؤ عینی ہے میرے پاس۔"

گلاب کے پھول کو دیکھتا وہ بولا تھا۔

نشال اس سے پرانی باتیں کرتی اس کا موڈ فریش کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

افنان بس ہوں ہاں میں جواب دے رہا تھا۔ان دونوں کو باتیں کرتا دیکھ عینی واپس مڑ گئی۔

****

افنان دوا کھا کر لیٹ گیا۔کچھ دیر بعد اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔وہ جانتا تھا عینی ہو گی۔روز رات کو وہ اسی وقت روم میں داخل ہوتی تھی۔اس نے آنکھ کھول کر دیکھا تو عینی لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھ رہی تھی۔وہ صوفے پر بیٹھنے لگی پھر افنان کو جاگا دیکھ کر حیران ہوئی۔

"آپ جاگ رہے ہیں۔کچھ چاہیئے آپ کو؟"

عینی نے اسے مسلسل اپنی جانب دیکھتے پایا تو سوال کیا۔

"کچھ پوچھنا ہے تم سے؟"

افنان نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی پوچھیں۔"

عینی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے بارے میں سب جاننا چاہتا ہوں۔یہ بھی کہ تم اپنے ڈیڈ سے ناراض کیوں ہو۔"

افنان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

عینی نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"میرے بارے میں جاننا ہے آپ کو؟"

"ہاں! مام نے کہا تھا تم سے خود پوچھ لوں۔"

افنان نے کہا۔عینی مسکرائی۔

"ویسے شادی سے پہلے جانا جاتا ہے لڑکی کے بارے میں۔ لیکن کوئی بات نہیں آپ

اب جان لیں۔میرے ڈیڈ مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ان کے باس نے ان کی شادی اپنی بیٹی سے کروادی۔انہوں نے ڈیڈ کو نیویارک سیٹل کروایا۔شادی کے دو سال بعد میں پیدا ہوئی۔سب اچھا جارہا تھا ایک ہیپی فیملی تھی ہماری۔ماما بھی جاب کرتی تھی اور ڈیڈ بھی۔میں ہائی اسکول میں تھی جب ماما آفس سے واپس آتے ہوئے کار ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گئی۔(عینی کے چہرے پر تکلیف کے آثار افنان نے نوٹ کیئے تھے)ماما کے جانے کے بعد ڈیڈ بہت بدل گئے۔انہوں نے مجھ پر دھیان دینا کم کر دیا تھا۔ایک مہینے بعد وہ شازمہ آنٹی کو لے آئے۔ڈیڈ کہتے تھے یہ میری ماما ہیں مجھے ان کی ہر بات ماننی ہے۔میں ان کی ہر بات مانتی تھی کبھی کسی بات سے انکار نہیں کیا مگر وہ روز ڈیڈ کو میری شکایت لگاتی اور ڈیڈ مجھے ڈانٹتے تھے ایک بار ہاتھ بھی اٹھایا انہوں نے اور میری پاکٹ منی بند کر دی۔ہائی اسکول میں میرے ساتھ جان پڑھتا تھا۔اس کی مدد سے میں نے پارٹ ٹائم جاب اسٹارٹ کر لی۔اس کی ماما مسلم تھیں میں انہیں سبین ماما بلاتی تھی۔میری زندگی میں ان لوگوں کا ساتھ ہی

خوشی رکھتا تھا۔ڈیڈ نے تو مجھ سے منہ پھیر لیا جیسے میں تو ان کی اولاد ہی نہیں ہوں۔۔۔میرا چھوٹا بھائی، رومان وہ بھی مجھے سوتیلا ہی سمجھتا تھا۔پھر میں نے سب کو اگنور کرنا سیکھ لیا۔مجھے اپنا مستقبل سنوارنا تھا۔جان اور میں نے مل کر کام شروع کیا۔ہم لوگوں نے فری لانسنگ میں کام شروع کیا۔ہماری ڈیمانڈ بڑھ رہی تھی وہیں میری اور جان کی دوستی شازمہ ماما کو کھٹکنے لگی۔جان اسلام قبول کرنا چاہتا تھا۔وہ مجھے بہن کہتا تھا۔میں اس کے ساتھ مسجد گئی۔شازمہ ماما نے ہمیں دیکھ لیا۔انہوں نے سبین ماما اور ڈیڈ کو کہا کہ ہم نکاح کرنے مسجد آئے ہیں۔ڈیڈ مجھے فورا وہاں سے لے آئے۔اس دن انہوں نے، میرے اپنے ڈیڈ نے مجھے بدکردار کہا۔پھر مجھے پاکستان بجھوادیا گیا بنا میری کوئی بات سنے۔انہوں نے تو میری شادی میں بھی میرے سر پر ہاتھ رکھ کر مجھے رخصت نہیں کیا۔بس اتنا کہا کہ میں اچھی بیٹی نہیں بن سکی کم از کم اچھی بیوی بن کر دکھاؤں۔سبین ماما مجھ سے بات نہیں کر رہی تھی۔لیکن انہوں نے میرے کردار پر الزام بھی نہیں لگایا تھا۔سب جاننے

کے بعد وہ بہت روئی مجھ سے ملنا چاہتی تھی مگر مل نہ پائی۔ میری شادی سے پہلے وہ بھی فوت ہو گئی۔ جان نے اپنا نام میرے کہنے پر ابراہیم رکھا تھا۔ میں ابھی بھی اسی کے ساتھ مل کر کام کرتی ہوں۔ ڈیڈ سچ جان چکے ہیں مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں مگر میں مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں کے اپنی محرومیوں کو بھلا سکوں۔ اپنی زندگی کے دس سال میں نے ان کی لاپرواہی کو برداشت کیا ہے۔"

عینی کہہ کر اٹھ کر چلی گئی۔ افنان کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا تھا۔

****

سب جاننے کے بعد افنان عینی کے لیے دکھی تھا۔ نشال کو بھی وہ سب بتا چکا تھا۔

عینی کی روٹین وہی تھی بس اپنا جو کام وہ اس کے سونے کے بعد کرتی تھی اب اس کے سامنے ہی کرنے لگی تھی۔ افنان نوٹ کرتا تھا وہ بزنس وومن کی طرح کی بات کرتی تھی۔ ابراہیم کے ساتھ اس بات چیت سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ بہت پروفیشنل تھی۔ نشال واپس آ چکی تھی۔ دونوں مل کر اس کی چلنے کی پریکٹس کرواتی

تھیں۔وہ جلدی صحتیابی کی جانب آرہا تھا۔نشال اس کے ساتھ ہوتی تو وہ عینی کی کمی محسوس کرتا تھا۔نشال بھی یہ بات جان چکی تھی۔وہ فوراً عینی کو بھی وہیں بلا لیتی تھی۔

کچھ دنوں سے نشال پریشان تھی۔عینی اس بات کو نوٹ کر رہی تھی۔جیسے ہی نشال جانے لگی اس نے روکا اور اس کی پریشانی پوچھی۔پہلے پہل تو سب ٹھیک ہے کہہ کر ٹالتی رہی مگر پھر عینی کے اصرار پر اس کے آنسو بہہ نکلے۔

"ڈیڈ اور مام کہہ رہے ہیں میں افنان کو چھوڑ دوں۔عروسہ خالہ کے بیٹے سے شادی کر لوں۔"

www.novelsclubb.com

"تم فکر نہ کرو میں ہوں نہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ایسا کرتے ہیں کل آوٹنگ کے لیے چلتے ہیں۔تم انکل آنٹی کو بھی بلا لینا۔میں ان سے بات کر لوں گی۔"

عینی کی بات سن کر اسے تسلی ہوئی تھی۔

"تم پہلی لڑکی ہو جو اپنی سوتن لانے کے لیے اتنی محنت کر رہی ہو۔"

نشال روتے روتے مسکرا کر بولی تھی۔عینی بھی مسکرا دی۔

****

"السلام علیکم انکل! کیا میں آپ سے بات کر سکتی ہوں؟"

وہ لوگ ایک پارک میں آئے تھے۔ان کا ارادہ تھوڑی چہل قدمی کے بعد کسی اچھے ریسٹورینٹ میں کھانا کھانے کا تھا۔نشال کی مدر نہیں آ سکی تھی، صرف احتشام صاحب آئے تھے۔نشال کو افنان کے پاس چھوڑ کر عینی احتشام صاحب کے ساتھ تھوڑے فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔افنان کی نظریں مسلسل س پر تھی جو احتشام صاحب کے ساتھ سنجیدگی سے بات کر رہی تھی۔اچانک اس کے چہرے کا رنگ بدلہ پھر خود پر قابو کرتی وہ مسکرائی تھی۔تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اسے اپنی جانب آتے دیکھائی دیئے۔

"نشال! چلو افنان کو تھوڑی واک کی پریکٹس کروالیں۔"

عینی کے مسکرا کر کہنے پر نشال نے ہاں میں سر ہلایا۔انہوں نے اس اٹھنے میں مدد

دی۔افنان نے اپنا بازو عینی کے کندھے کے گرد پھیلا لیا۔نشال اس کا ہاتھ تھامے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

"عینی! وہ ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

نشال نے جھجھکتے ہوئے پوچھنا چاہا۔

"انکل کو بس ایک پریشانی تھی وہ میں نے بتادیا کہ پریشانی مستقل نہیں ہوتی اور اب سب ٹھیک ہے۔"

عینی کے کہنے پر نشال مسکرادی۔افنان سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ لوگ کیا بات کر رہی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"تھینک یو عینی!"

"آئی ایم سوری عینی!"

نشال کے بعد افنان کے اچانک بولنے پر عینی قہقہہ لگا کر ہنسی۔اسے ہنستے دیکھ نشال بھی ہنس پڑی مگر افنان اسے یونہی دیکھتا رہا۔اچانک عینی آگے بڑھی اور اس کے کان

کے قریب چہرہ لا کر بولی۔

"کسی کو محبت میں اتنا آگے لا کر اس کی محبت میں کسی کو شریک کرنا دھوکا کہلاتا ہے۔"

افنان جان چکا تھا اس کے بدلتے جذبات سے وہ آگاہ تھی لیکن نشال کو لے کر بھی سیریس تھی۔وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگا۔

****

افنان مکمل صحت یاب ہو چکا تھا۔بنا سہارے کے چلنے لگا تھا۔اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا وہ آفس جانے کی تیاری کر رہا تھا۔اس کی حالت کے پیش نظر اس کی کمپنی نے اسے چھٹیاں دے دی تھی۔بہت کم وقت میں اس نے اپنے کام سے اپنی پہچان بنائی تھی۔وہ ان کا بیسٹ ایمپلائی تھا جسے وہ نکال نہیں سکتے تھے۔عینی روم میں داخل ہوئی تو وہ اپنا کوٹ پہن رہا تھا۔اس نے آگے بڑھ کر اس کی کوٹ پہننے میں مدد کی پھر اس کی ٹائی ٹھیک کر کر پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی۔

"آپ مجھے بڑی امی کی طرف چھوڑ دیں گے؟"

عینی کے پوچھنے پر اس نے خود کو ملامت کی۔شادی کے بعد وہ ایک بار بھی اپنے میکے نہیں گئی تھی۔

"آجاؤ! میں چھوڑ دوں گا۔"

ناشتہ کرنے کے بعد وہ اسے اس کے گھر چھوڑ آیا۔پھر اپنے آفس چلا گیا۔

"عینی!"

اپنے ڈیڈ کی آواز پر عینی نے مڑ کر دیکھا۔روم کے دروازے کے درمیان میں وہ کھڑے تھے۔بڑی امی کے بلانے پر وہ آج آئی تھی۔وہ جانتی تھی اس کے ڈیڈ یہاں ہونگے۔ابراہیم سے وہ جان چکی تھی کہ وہ پاکستان میں ہیں۔وہ اٹھ کر آہستگی سے چلتی ان کے پاس آئی۔ان کے گلے لگ کر رونے لگی۔وہ بھی رو رہے تھے۔

"اپنے ڈیڈ کو معاف کر دو بیٹا!"

انہوں نے روتے ہوئے کہا تو عینی نے ان سے الگ ہو کر انہیں دیکھا۔پھر ان کے

آنسو صاف کیئے۔

"ڈیڈ معافی مانگ کر مجھے شرمندہ مت کریں۔ تھوڑا سا غصہ تھا مجھے لیکن میں جانتی تھی میرے ڈیڈ مجھ سے نفرت نہیں کریں گے۔"

اس کی بات پر انہوں نے اسے پھر گلے لگالیا۔ نصرت جہاں انہیں دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"تم فکر نہ کرو افنان سے میں بات کروں گا وہ دوسری شادی نہیں کرے گا۔"

نصرت جہاں کے ذریعے اسے سب معلوم ہونے پر وہ عینی کے کچھ کرنا چاہتے تھے۔

"نہیں ڈیڈ! افنان دوسری شادی میری مرضی سے کر رہے ہیں۔"

"لیکن بیٹا!"

"لیکن ویکن کچھ نہیں شام کو مجھے واپس جانا ہے تب تک آپ کو میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ لاڈ سے کہتی ان کا بازو تھام کر اپنے ساتھ روم میں لے آئی۔وہ ان سے رومان کے بارے میں بات کرنے لگی۔

****

آج افنان کا نکاح تھا نشال کے ساتھ۔افنان مسلسل عینی کو ڈھونڈ رہا تھا تبھی وہ اسے آتی دیکھائی دی۔وہ جلدی سے اس کے پاس آیا۔

"کہاں تھی تم میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں۔"

"وہ میں نشال کے پاس تھی۔"

عینی نے اسے بتایا۔

"میں ابھی آ رہا ہوں تم کہیں جانا مت۔"

افنان اسے کہہ کر نشال سے بات کرنے اس کے پاس آیا۔

"نشال! میں عینی کو نہیں چھوڑ سکتا۔"

نشال کی دوستوں کو باہر جانے کا کہہ کر وہ نشال کے سامنے آ کر بولا تھا۔

"میں بھی نہیں چاہتی کہ تم اسے چھوڑو۔ وہ اچھی لڑکی ہے میں اس کے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہوں۔ اس نے میرے لیے جو کیا ہے اس کے بدلے میں اتنا تو کر سکتی ہوں کہ اس کو سارے حقوق دلواؤں۔ لیکن میں تم سے دستبردار نہیں ہو سکتی۔ میں تمہیں شیئر کر سکتی ہوں چھوڑ نہیں سکتی۔ میں تمہیں عینی کے پاس جانے سے کبھی نہیں روکوں گی۔"

آخر میں وہ التجائی لہجے میں بولی تب افنان کو عینی کی بات سمجھ آئی۔ اگر وہ نشال کو چھوڑتا ہے تو شاید وہ نارمل زندگی نہ گزار سکے۔ وہ دل میں فیصلہ کرتا باہر آ گیا۔

نکاح ہوا تو عینی ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ مبارک باد وصول کرنے کے بعد افنان کی نظروں نے عینی کو تلاشنا چاہا مگر وہ اسے کہیں نظر نہ آئی۔ وہ جلدی سے اٹھا۔ نشال کے ساتھ گھر آیا مگر وہ وہاں بھی نہیں تھی۔ وہ اپنے روم میں آیا تو وہ وہاں بھی نہیں تھی۔ بیڈ کی ٹیبل پر ایک لیٹر رکھا تھا۔ افنان نے جلدی سے اسے کھولا۔

"شادی مبارک ہو۔میری دعا ہے آپ دونوں ہمیشہ خوش رہو۔میں جارہی ہوں کبھی نہ لوٹنے کے لیے۔آخر وعدہ جو کیا تھا آپ سے تو نبھانا تو تھا۔لیکن ایک بات کا دکھ رہے گا میں آپ کے ولیمے میں شامل نہیں ہو پاؤں گی۔مجھے لگتا ہے اب نہیں گئی تو کبھی نہیں جاسکوں گی اور ان چاہا وجود بن کر رہنا بہت مشکل ہے میرے لیے۔اب تک مجھے برداشت کرنے کا شکریہ۔کوشش کروں گی دوبارہ کبھی آپ کی خوشیوں کے بیچ نہ آؤں۔

خداحافظ !"

وہ خط لے کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔نشال نے اس کے ہاتھ سے خط لے پڑھا۔جیسے جیسے وہ پڑھتی جارہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو رہے تھے۔اس نے آگے بڑھ کر افنان کو ہاتھوں سے پکڑ کر ہلایا۔

"وہ اپنے گھر گئی ہو گی جلدی چلو اسے لے آتے ہیں۔اسے بتائیں گے اس کے بنا تو ہم ادھورے ہیں۔ایسے کیوں بیٹھے ہو چلو نہ۔"

نشال اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔وہ ہوش میں آیا۔

"عینی کے گھر چلو۔"

نشال نے ایک بار پھر کہا۔وہ جلدی سے اسے لے کر عینی کے گھر آیا مگر وہ وہاں بھی نہیں تھی۔اس نے ہر جگہ اسے ڈھونڈا بس اسٹیشن،ریلوے اسٹیشن،ائیر پورٹ مگر وہ کہیں نہ ملی۔اسے عینی کو ڈھونڈتے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا مگر وہ نہیں ملی وہ ان کی زندگی سے جاچکی تھی۔نشال نے احتشام صاحب کو عینی کو ڈھونڈنے کا کہا تو انہوں نے اسے کہا اسے جانا تھا وہ جاچکی تھی۔اب افنان اور اسے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیئے۔

"ڈیڈ!آپ نے اس دن عینی سے کیا بات کی تھی کون سی پریشانی تھی آپ کو؟"

نشال نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔

"تم ٹھیک سوچ رہی ہو میں نے اسے کہا تھا اس کے ہوتے ہوئے کہا تم افنان کے ساتھ خوش نہیں رہ پاؤگی تو اس نے کہا وہ شادی کے بعد تمہاری اور افنان کی زندگی

www.novelsclubb.com

سے نکل جائے گی۔"

احتشام صاحب کی بات پر وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

"یہ کیا کیا ڈیڈ آپ نے اس کی زندگی میں آنے والی خوشیوں کو اس سے چھین لیا۔"

وہ زمین پر بیٹھ کر رونے لگی تو احتشام صاحب اس کی جانب بڑھے۔

"بیٹا! میں بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتا تھا۔"

"لیکن میں خوش نہیں ہوں۔اسے دکھ دے کر میں خوش نہیں ہوں۔"

وہ غصے سے اٹھی اور گھر سے نکل گئی۔

افنان نے ابتسام صاحب سے بھی پوچھا شاید وہ ان کے پاس نیویارک چلی گئی ہو مگر کہیں نہیں تھی۔ابراہیم بھی نہیں جانتا تھا اس کے بارے میں۔وہ ان سب کی زندگی سے نکل گئی تھی۔

پانچ سال ہو گئے تھے زندگی نارمل ہو کر بھی نارمل نہیں تھی۔افنان نے خود کو بزی کر لیا تھا لیکن آفس جاتے اور باہر آتے ہوئے اس کی نظریں عینی کو ہی تلاش کرتی

تھی کہ شاید وہ اسے کہیں نظر آجائے۔

"پاپا!"

اس کی بیٹی کی آواز اسے ماضی سے حال میں لائی۔

"آپ کو عینی ماما کی یاد آرہی ہے؟" اسکے معصومیت سے پوچھنے پر وہ مسکرا کر نیچے بیٹھا۔

"آپ کو کیسے پتہ مجھے عینی ماما کی یاد آرہی ہے؟"

افنان نے اس سے پوچھا۔

"ماما نے بتایا تھا آپ کو جب عینی ماما یاد آتی ہیں تو آپ یہاں آجاتے ہیں۔"

اس نے مسکرا کر اسے گود میں اٹھایا اور روم میں لے آیا۔ نشال بیڈ کے ایک جانب سو رہی تھی۔ اس نے مشاء کو بیڈ پر بیٹھایا۔

"پاپا! میں اللہ سے کہوں گی وہ جلدی سے عینی ماما کو ہمارے پاس بھیج دے۔ پھر آپ کو انہیں یاد نہیں کرنا پڑے گا۔"

افنان نے اسے خود میں بھینچ لیا۔اس نے گھر میں عینی کی تصویر لگائی ہوئی تھی۔ مشاء کو سکھایا تھا کہ وہ اس کی عینی ماما ہیں جو ان سے ناراض ہو کر کہیں چلی گئیں ہیں۔وہ مشاء کو اپنے ساتھ لگائے سو گیا۔

****

"ماما! میں ان کے ساتھ کھیل لوں؟"

نشال مشاء کو لے کر مال آئی تھی اسے کچھ شاپنگ کرنی تھی۔ایک جانب بنے پلے ہال میں بچوں کو کھیلتا دیکھ مشاء نے اس سے اجازت مانگی تو وہ اسے اندر چھوڑ آئی اور شاپنگ کرنے لگی۔وہ سب خرید کر واپس مشاء کے پاس آئی تو وہاں نہیں تھی۔وہ پریشان ہو گئی۔اس نے سب جگہ ڈھونڈا مگر وہ اسے نہ ملی تو اس نے افنان کو فون کیا۔پندرہ منٹ میں افنان وہاں پہنچا تھا۔اس نے بھی ہر جگہ اسے تلاش کیا آخر میں وہ دوبارہ پلے لینڈ کی جانب آئے تو مشاء انہیں وہیں دیکھائی دی۔وہ بھاگ کر اس کی جانب آئے۔

"کہاں چلے گئے تھے آپ ماما کتنا ڈر گئی تھی۔" نشال نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"پاپا! آپ کو پتہ ہے میں عینی ماما سے ملی۔ انہوں نے مجھے یہ بھی دیا۔"

اس نے گلے میں پہنی چین کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ نشال اور افنان تو اس کی پہلی بات پر شاک میں تھے۔ خود کو سنبھالتے افنان آگے بڑھا۔

"اب کہاں ہیں عینی مام؟"

"جب میں نے انہیں بتایا کہ آپ کے میری عینی ماما ہیں تو جلدی سے مجھے یہاں چھوڑ کر چلی گئیں۔"

www.novelsclubb.com

افنان جلدی سے اٹھ کر وہاں سے گیا تھا۔ وہ پارکنگ میں آیا۔ وہ اسے ایک کار کا ڈور کھولتی دیکھائی دی۔ پانچ سال بعد اسے دیکھ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کار میں بیٹھتی افنان نے جا کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

کچھ پل تو وہ اسے دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"عینی پیچھے سے آتی نشال کو دیکھ کر گھبرا کر بولی۔

"مجھے جانے دیں افنان!"

اس نے التجا کی۔وہ پانچ سال بعد یہاں آئی تھی۔وہ نیو یارک چلی گئی تھی صرف ابراہیم اس کے بارے میں جانتا جسے اس نے منع کر دیا تھا کسی کو بھی بتانے سے۔

نصرت جہاں کی طبیعت خرابی کا سن کر وہ پاکستان آئی تھی۔جانے سے پہلے ان کے لیے گفٹ لینے آئی تھی۔تب اسے ایک بچی دیکھائی دی۔جو اسی کے پاس آئی اور گلے لگ گئی۔اسے بچی بہت اچھی لگی۔اس نے ایک چین خرید کر اسے پہنائی۔جب اس بچی نے اسے عینی ماما کہا تو وہ جلدی سے اسے پلے ہال میں چھوڑ کر باہر آ گئی۔ اسے جلد از جلد یہاں سے جانا تھا مگر اس سے پہلے ہی افنان اس تک پہنچ چکا تھا۔

نشال کو دیکھ کر وہ ڈر گئی۔وہ پھر سے اس کی خوشیاں نہیں چھیننا چاہتی تھی۔مشاء کو دیکھ کر افنان آہستگی سے اس سے الگ ہوا۔نشال نے آگے بڑھ کر اسے گلے لیا۔

"تم کہاں چلی گئی تھی۔کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا ہم نے تمہیں۔"

نشال نے اس سے شکوہ کیا۔ پھر اس سے الگ ہو کر اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ لیجانے لگی۔

"مجھے جانا ہو گا نشال ابھی۔"

"تم کہیں نہیں جاؤ گی سمجھی تم۔"

نشال نے غصے سے کہا۔

"ماما آپ عینی ماما پر غصہ نہ ہوں۔(نشال کو کہہ کر مشاء عینی کے پاس آئی) عینی ماما پاپا کہتے ہیں آپ ان سے ناراض ہیں اس لیے گھر نہیں آتیں۔ وہ روز آپ کو یاد کرتے ہیں ماما بھی آپ کو بہت یاد کرتی تھی۔ آپ چلیں نہ میرے ساتھ۔ آپ تو ان سے ناراض ہیں مجھ سے تو نہیں۔ آپ مجھ سے بات کر لینا ہم ان سے بات نہیں کریں گے۔"

مشاء کے معصومیت سے کہنے پر وہ مسکرا دی اور جھک کر اسکے گلے لگ گئ۔

"عینی! ہمارے ساتھ چلو تمہارے بنا ہماری فیملی ادھوری ہے۔"

نشال نے کہا تو وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔ان کی ادھوری فیملی مکمل ہو گئی تھی۔

نشال مشاء کو لے کر افنان کی کار میں گھر جا رہی تھی تو افنان عینی کو لے کر اس کی کار میں۔کار میں مکمل خاموشی تھی۔افنان خاموشی سے ڈرائیو کر رہا عینی بار بار اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"آئی ایم سوری!"

عینی کی آواز کار میں گونجی۔افنان نے ایک جھٹکے سے کار روکی۔

"پانچ سال انتظار کیا ہے میں نے عینی! تم نے تو مجھے تو اتنی بڑی سزا دی کیا میری غلطی اتنی بڑی تھی۔میں تو الجھ گیا تھا کہ تم سے محبت کرتا ہوں یا نشال سے۔تم میری بیوی تھی میں نہیں چھوڑ سکتا تھا تمہیں۔میں نشال کو چھوڑنا چاہتا تھا مگر اسے چھوڑ نہیں پایا۔تمہارے بنا تو میری محبت ادھوری تھی،میں ادھورا تھا پھر کیوں کیا ایسا؟پل پل تڑپا ہوں میں یہ سوچ کر تم ٹھیک ہو گی یہ نہیں اور تم اتنی آسانی سے کہہ رہی ہو آئی ایم سوری۔"

افنان غصے سے بولتا اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر رکا۔

"میں ان چاہا وجود بن کر نہیں رہنا چاہتی تھی۔"

عینی نے چہرہ نیچے کرتے ہوئے کہا۔

"تم ان چاہا وجود نہیں ہو میری زندگی کا وہ حصہ ہو جو مجھے مکمل کرتا ہے"

اس نے عینی کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"گھر چلیں! ہمارے پاس تو نکاح نامہ بھی نہیں ہے ابھی پولیس آگئی تو غلط ہی نہ سمجھ لے۔"

عینی نے ہنستے ہوئے کہا تو افنان بھی ہنس دیا۔

ادھورا تعلق پورا ہو گیا تھا۔

****

ختم شد